بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ | اتوار ۲۰ جمادی الاول ۱۴۰۳ھ ۶ امان ۱۳۶۲ ہش ۶ مارچ ۱۹۸۳ء | نمبر ۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ :- ۵ امان / مارچ - حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"رات سے جسم اور ٹانگ میں درد ہے - نزلہ کی شکایت ہے"

احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کے بابرکت اور شعائر اللہ وجود کو جلد از جلد شفایابی عطا کرے اور آپ کا مقدس سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے - آمین ؛

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی مجلسِ ارشاد

خوشخبریاں پوری ہونے میں قوموں کے اعمال کا بہت بڑا دخل ہوتا ہے

اگر وہ خدا کے شکر گذار بنیں اور اعمال صالحہ پر قائم رہیں تو بسا اوقات خوشخبریوں کا وقت پہلے آجاتا ہے

احبابِ جماعت خدا کی راہ میں جتنی قربانیاں دینگے اتنے ہی جلدی الٰہی وعدے پورے ہونگے

جو شخص امام مقرر ہو جائے اس میں مقتدیوں کو میخ نکالنے کا کوئی حق نہیں

اصل حمد وہی ہے جو اللہ کی طرف سے آئے اس لئے نہ کسی کی گالیوں کی پرواہ کریں اور نہ تعریف پر خوش ہوں

فرمودہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۲ء بعد نماز مغرب بمقام مسجد مبارک ربوہ

(مرتبہ :- مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم اے انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ)

مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۲ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب میں رونق افروز رہے اور بیش قیمت ارشادات سے نوازا۔ حضور کے ان ارشادات کو ذیل میں افادہ احباب کے لیے صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر پیش کر رہا ہے۔

ملاقات کا نعم البدل

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ کئی دوستوں نے ملاقات کے لیے لکھا ہے۔ میں نے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے یہی کہا تھا کہ کیوں نہ ہم مسجد میں سب کے سامنے ملاقات کر لیں۔ اس لیے باہر سے آنے والے دوستوں میں سے کسی نے کوئی بات کرنی ہو تو بے شک کرے۔ ربوہ والوں کو اس وقت بولنے کی اجازت نہیں ہے۔ یہ مجلس بیرونی دوستوں سے ملاقات کے مترادف ہے اس میں ربوہ والے صرف زائر ہیں۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ جیسا کہ کہا جاتا ہے جماعت احمدیہ کی دوسری صدی غلبہ اسلام کی صدی ہے۔ اسلام کا یہ روحانی غلبہ کب شروع ہوگا۔ حضور نے فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے تھے کہ پہلی صدی غلبہ اسلام کی تیاری کی صدی ہے اور دوسری صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے اور تیسری CONSOLIDATION یعنی اسلام کی روحانی فتوحات کو مستحکم اور مضبوط بنانے کی صدی ہوگی۔

تقدیر کا کمپیوٹر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو لکھا ہے کہ تین سو سال حد ہے۔ ضروری نہیں کہ غلبۂ اسلام حاصل کرنے کا یہ دور تین سو سال تک چلے۔ اس سے پہلے بھی اسلام کو غلبہ مل سکتا ہے۔ اس میں ایک بہت بھاری حکمت ہے۔ جن قوموں کو خوشخبریاں دی جاتی ہیں ان کے پورا ہونے میں اُن قوموں کے اعمال کا بہت بڑا دخل ہوتا ہے۔ اگر وہ خدا کے شکر گزار بندے بنیں اور اعمال صالحہ پر قائم رہیں تو بسا اوقات خوشخبریوں کا وقت پہلے چلا آتا ہے اور اگر وہ خدا کے شکر گزار بندے نہ بنیں اور اعمال صالحہ بجا نہ لائیں تو وہ التواء میں بھی پڑ جاتی ہیں یعنی الٰہی وعدے اور بشارتیں آگے پیچھے ہو جاتی ہیں۔ تاریخ مذاہب جو قرآن کریم سے ہمیں ملتی ہے وہ ہمیں یہی بتاتی ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے وعدہ تھا۔ قوم نے ناشکری کی۔ نتیجۃً وہ وعدہ تاخیر میں ڈال دیا گیا۔ اس لیے الٰہی وعدہ کا موخر کیا جانا اور اس کا قریب تر لانا ہے تو دونوں ہی تقدیر الٰہی سے۔ لیکن اس تقدیر میں ایک حد تک ہمارے اعمال بھی شمار کئے جا رہے ہیں۔ جس طرح پہلی قوموں کی تقدیر میں اُن کے اعمال بھی تقدیر کے کمپیوٹر میں ڈالے گئے تھے۔ اچھے اعمال تھے تو اچھا نتیجہ نکلا اور اگر بُرے تھے تو بُرا نتیجہ نکلا۔ لیکن غالب تقدیر بحیثیت مجموعی تبدیل نہیں ہوئی یعنی غلبہ کی تقدیر غلبہ ہی کی رہی۔ وہ تقدیر مغلوب نہیں ہوئی اس لیے اسلام کے عالمگیر غلبہ میں جماعت احمدیہ کی اپنی کوششوں کا بھی بڑا دخل ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد ، پرنٹر: سید عبدالحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقدیر اور تدبیر کا باہمی تعلق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خانہ کعبہ میں واپسی کا الٰہی وعدہ تھا کہ اللہ تعالےٰ تجھے اس مقدس مقام پر واپس لے جائے گا جو درحقیقت تیرے لیے بنایا گیا تھا کہ تو آکر اس میں خدا کی عبادت کرے۔ اس خانہ کعبہ میں آپ کی واپسی اس وقت ہوئی جب مدینہ روحانی طور پر فتح ہوا۔ پس فتح مکہ کے ساتھ فتح مدینہ بھی وابستہ ہوتی ہے احباب جماعت خدا کی راہ میں جتنی زیادہ قربانیاں دیں گے اُتنے ہی جلدی الٰہی وعدے پورے ہونگے اسلیے یہ نہ سمجھیں کہ تقدیر سے مُراد یہ ہے کہ آپ کچھ کریں یا نہ کریں۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہیں اور دین اسلام کا آپ ہی آپ غلبہ ہو جائے گا۔ قرآن کریم بار بار یہ نکتہ بیان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں قوموں کی تدبیر کا بہت بھاری دخل ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ۔

(الرعد آیت : ۱۲)

پس اس تدبیر کو پورا کرنے کی آپ اخلاص کے ساتھ کوشش کریں۔ اپنا سب کچھ دین کے لیے جھونک دیں۔ فیصلہ کر لیں کہ آپ اپنے نہیں رہے دین کے ہو گئے ہیں۔ پھر دیکھیں خدا کے فضل کتنے جلدی جلدی آتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا تعالےٰ کا جو پیارا نقشہ کھینچا ہے دنیا کے کسی نبی نے ایسا پیارا نقشہ نہیں کھینچا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بظاہر چھوٹی چھوٹی لیکن بڑی پیاری باتیں بیان فرماتے اور عرفان کے سمندر کھول دیتے ہیں۔ آپؐ فرماتے ہیں۔ بندہ اگر خدا کی طرف ایک بالشت بڑھتا ہے تو وہ ایک قدم اس کی طرف آتا ہے۔ بندہ ایک قدم بڑھتا ہے تو وہ دس قدم اس کی طرف آتا ہے۔ بندہ اگر چل کر جاتا ہے تو وہ دوڑ کر آجاتا ہے [1]۔

پس تقدیر اور تدبیر کا دراصل یہی رشتہ ہے جسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے یعنی تم اپنا تھوڑا سا حصہ ڈالو، پھر دیکھو خدا اس میں کتنی برکت ڈالتا ہے۔ برکت تقدیر ہے اور ہم اپنا تھوڑا سا حصہ جو ڈالتے ہیں یہ تدبیر ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ میں یہی رشتہ دکھایا گیا ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ عرفانِ الٰہی کے رازداں تھے، قرآن کے معارف پر نظر تھی اس لیے قرآن کریم کی آیات میں سے معرفت کے چشمے نکالے اور ہمارے لیے عجیب مضمون کھول دیئے ہیں۔ پس آپ خدا کی طرف دوڑ کر جانے کی کوشش کریں۔ پھر دیکھیں خدا کے فضل آپ پر کس طرح نازل ہوتے ہیں۔ چھپر پھاڑ کر دینے کا محاورہ تو سُنا ہوا ہے مگر آپ کے لیے آسمان پھٹ جائے گا رحمتوں کا انشاء اللہ تعالیٰ، اگر آپ خدا کے لیے دوڑیں گے۔ اسی دوڑنے کے متعلق تو قرآن میں یہ حکم ہے فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ۔ چل کر یہ حال ہوگا تو جب دوڑ کر جاؤ گے پھر اندازہ کرو کہ کیا حال ہوگا۔

بدوملہی کے ایک دوست نے حضور کی خدمت میں گھٹنوں اور جوڑوں کے درد دُور ہونے کے لیے دعا کی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو شفا بخشے۔ پھر اس نے یہ سوال کیا کہ کیا نبی سے غلطی ہو سکتی ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

کیا نبی سے غلطی ہو سکتی ہے

نبی سے امور دینیہ میں کوئی غلطی نہیں ہو سکتی۔ وہ اس لحاظ سے معصوم عن الخطاء ہے۔ لیکن بشری غلطی سے کوئی شخص پاک نہیں ہے۔ یہی بات اسے الوہیت سے الگ کرتی ہے۔ مثلاً سب سے زیادہ معصوم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود ہے یعنی نبیوں میں سے آپؐ سب سے زیادہ معصوم تھے۔ آپؐ کے مقابل پر یوں لگتا ہے کہ باقی بھی نسبتاً کم درجہ کے معصوم ہیں۔ آنحضرتؐ کی اس عصمت کے باوصف احادیث میں مذکور ہے کہ جب ایک دفعہ بعض صحابہ کھجور کے درختوں کے پیوند ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر رہے تھے تو آپؐ نے فرمایا ایسا نہ کرو۔ صحابہؓ مان گئے کیونکہ اس وقت وہ شاید اس مفہوم کو نہیں سمجھے کہ نبی روحانیت کا بادشاہ ہوتا ہے اور اس میں وہ معصوم عن الخطاء ہے، لیکن وہ ہے بشر۔ قرآن کریم نے یہ جو واضح فرمایا تھا۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ۔

(الکہف آیت : ۱۱)

یا ممکن ہے کہ اس وقت صحابہؓ کو اس مضمون کا خیال نہیں آیا۔ وہ سمجھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چونکہ فرمایا ہے لازماً یہی طریق درست ہے اور ہمارا انتقال کا طریق غلط ہے اس لیے انہوں نے انتقال کا کام ترک کر دیا۔ چنانچہ کھجور کے وہ سارے پودے بے پھل رہے۔ بعد میں شکوہ کرنے آگئے کہ یا رسول اللہؐ! یہ آپؐ نے ہی تو فرمایا تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ میں نے کسانوں کے نبی ہونے کا کب دعویٰ کیا ہے۔ یعنی میں نے کب دنیا کے امور کا دعویٰ کیا ہے۔ میں تو روحانیت کا بادشاہ ہوں۔ امورِ دینیہ میں میری پیروی کرو گے تو کہیں ٹھوکر نہیں کھاؤ گے یہ تمہارا فرض تھا۔ تم مجھے بتا دیتے کہ ہم زمیندار ہیں۔ اور ہمارے تجربہ میں یہ عمل اس طرح نہیں، بلکہ اس طرح ہونا چاہیئے [2]

پس وہ غلطیاں جو نبیوں سے ہو سکتی ہیں، وہ اور قسم کی ہیں ان کا مذہبی دائرہ سے دُور بھی تعلق نہیں۔ اور وہ یوں بھی بشریت کے معمولی معمولی تقاضے ہیں۔ لیکن عمومی لحاظ سے ان کی بشریت بھی اتنی صیقل ہوتی ہے، اتنی چمکی ہوئی ہوتی ہے کہ اس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وہ نورٌ علیٰ نور ہوتے ہیں۔ ان کی بشریت اتنی اعلیٰ نوعیت کی ہوتی ہے کہ اگر آسمان سے ان پر روحانیت کا کوئی شعلہ نہ بھی گرا ہوتا تب بھی یہ وجود اپنے طبعی نور سے بھڑک اٹھنے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ اس لیے ان کی جو غلطیاں ہوتی ہیں وہ بھی نہایت ہی معمولی ہوتی ہیں۔ اور غلطی کے معروف معیار سے یکسر مختلف ہوتی ہیں۔

اس موقعہ پر اسی دوست نے ضمناً یہ عرض کیا کہ حضرت یونس علیہ السلام کے ساتھ جو مچھلی والا واقعہ پیش آیا تھا کیا وہ انکی غلطی تصور ہوگی۔ حضور نے فرمایا:۔

غلطی کس معنیٰ میں۔ آپ مجھے یہ تو سمجھائیں کہ آپ کس طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں آیا آپ کا یہ مطلب ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام خدا سے ناراض ہو گئے تھے۔ انہوں نے دکھ محسوس کیا تھا۔ یہ غلط فہمی ہے انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں چھلانگ نہیں ماری تھی۔ میں اسی لیے آپ سے پوچھ رہا ہوں۔ دراصل وہ کشتی میں سوار ہو کر وہاں سے چلے گئے اس لیے کہ اس وقت وہ کسی کو منہ دکھانے کے اپنے آپ کو قابل نہیں سمجھتے تھے۔ جیا کی کثرت تھی ورنہ اور کوئی غلطی نہیں تھی وہ اپنے خدا سے تو ناراض نہیں ہوئے تھے۔ ان کے دل میں یہ احساس تھا کہ جس قوم کو میں واضح طور پر یہ کہہ کر آیا ہوں کہ آج تم ہلاک ہو جاؤ گے وہ قوم بچ گئی ہے۔ ہلاک نہیں ہوئی۔ ان کو تفصیل

---

[1] ۔ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً

(مسلم کتاب الذکر باب فضل الذکر)

ترجمہ۔ جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے میں ایک گز اس کے قریب ہوتا ہوں اور جو ایک گز میرے قریب ہوتا ہے میں دو گز اس سے قریب آتا ہوں اور جو میرے پاس چلتے ہوئے آتا ہے میں اس کے پاس دوڑتے ہوئے جاتا ہوں۔

[2] عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اَصْوَاتًا فَقَالَ مَا ھٰذِہٖ الْاَصْوَاتُ قَالُوْا النَّخْلُ یُؤَبِّرُوْنَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ لَوْ لَمْ یَفْعَلُوْا لَصَلَحَ فَلَمْ یُؤَبِّرُوْا عَامَئِذٍ فَصَارَ شِیْصًا فَذَکَرُوْا ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِذَا کَانَ شَیْئًا مِنْ اَمْرِ دُنْیَاکُمْ فَشَأْنُکُمْ بِہٖ وَاِذَا کَانَ شَیْئًا مِنْ اَمْرِ دِیْنِکُمْ فَاِلَیَّ

(مسند احمد بن حنبل جلد ۶ صفحہ ۱۲۳ مسند ابن ماجہ)

(مسند ابن ماجہ میں مِنْ اُمُوْرِ دُنْیَاکُمْ ہے)

اور ابن ماجہ کی روایت ہے۔

عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ سِمَاکٍ اَنَّہٗ سَمِعَ مُوْسٰی بْنَ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِیْ نَخْلٍ فَرَاٰی قَوْمًا یُلَقِّحُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ "مَا یَصْنَعُ ھٰؤُلَاءِ" قَالُوْا یَاْخُذُوْنَ مِنَ الذَّکَرِ فَیَجْعَلُوْنَہٗ فِی الْاُنْثٰی قَالَ مَا اَظُنُّ ذٰلِکَ یُغْنِیْ شَیْئًا فَبَلَغَھُمْ فَتَرَکُوْہُ فَنَزَلُوْا عَنْھَا فَبَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا ھُوَ الظَّنُّ اِنْ کَانَ یُغْنِیْ شَیْئًا فَاصْنَعُوْہُ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ وَاِنَّ الظَّنَّ یُخْطِیُ وَیُصِیْبُ وَلٰکِنْ مَا قُلْتُ لَکُمْ قَالَ اللّٰہُ فَلَنْ اَکْذِبَ عَلَی اللّٰہِ۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الرہون باب تلقیح النخل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا چونکہ پتہ ہی نہیں تھا کہ واقعہ کیا ہوا ہے۔ اس لیے پتہ نہیں ان کے دل پر کیا گزری ہوگی۔ کیا سوچا ہوگا۔ انہوں نے یہ سمجھا کہ اب میں اس قوم میں دوبارہ جانے کے قابل نہیں ہوں۔ خدا سے تو بھاگ نہیں سکتا۔ قوم سے تو بھاگ سکتا ہوں۔ چنانچہ وہ کشتی میں بیٹھ کر سفر پر روانہ ہو گئے۔ خدا تعالیٰ ان کو یہ بتانا چاہتا تھا کہ مجھے تم سے اس کی بھی توقع نہیں تھی۔ چنانچہ پھر وہ مچھلی کے پیٹ میں جانے والا واقعہ رونما ہوا۔ اس میں نعوذ باللہ غلطی تو کوئی نہیں تھی۔

امامت کا مسئلہ

ایک دوست کی طرف سے امامت کے سوال پر حضور نے فرمایا:۔

امامت کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واضح حکم موجود ہے۔ جو شخص امام مقرر ہو جائے اس کے اندر مقتدیوں کو میں میخ نکالنے کا کوئی حق نہیں۔ اگر وہ فاسق فاجر بھی ہو لیکن نظام کی طرف سے وہ امام مقرر ہوا ہے تو وہ خدا کو جواب دہ ہے۔ مقتدیوں کی نمازیں ضرور قبول ہو جائیں گی۔ آپ کو تو اپنی نمازوں کی فکر ہونی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نمازیں ضرور قبول کرے گا مگر بغاوت قبول نہیں کرے گا وہ خدا کو جواب دہ ہے جس پر سب کا بوجھ پڑ جائے گا کہ تم فاسق فاجر ہو کر لوگوں کی نمازیں کیوں ادا کرواتے رہے ہو۔ اس لئے ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ اس کے ساتھ آپ کی نمازیں خراب ہو گئیں۔ آپ بالکل مطمئن ہو کر نمازیں پڑھیں۔ ہاں قانونی طور پر اگر کوئی ایسا شرعی عیب معلوم ہو جس کا ثبوت موجود ہو اور اس کے پیچھے عیب چینی یا بغض کارفرما نہ ہو تو اس کو آپ باقاعدہ نظام جماعت کے سامنے رکھیں۔ بے شک آپ یہ بتائیں کہ فلاں شخص ہمارا امام مقرر ہے اور جب تک ہے ہم اس کے پیچھے نمازیں پڑھیں گے۔ لیکن اس کا یہ عیب ہمارے علم میں آیا ہے جو امام میں نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کی پھر انشاء اللہ تعالیٰ تحقیق ہوگی۔ اگر الزام ثابت ہو گیا تو اس کو امامت سے ہٹا دیا جائے گا۔

کرنے نہ کرنے کے قرآنی احکام

سرگودھا کے ایک نوجوان اویس احمد جنجوعہ صاحب نے عرض کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ قرآن کریم کے سات سو حکموں میں سے اگر ایک حکم کی بھی کوئی پابندی نہیں کرتا تو وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ ان کو اکٹھا کر کے کتابی صورت میں شائع کر دیا جائے۔ حضور نے فرمایا:۔

قرآن کریم کے جو احکامات ہیں یعنی اوامر اور نواہی وہی مراد ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی فرمایا ہے۔ میں آپ کو ایک بہت اچھا مشغلہ دیتا ہوں۔ قرآن کریم کو آپ اس نیت سے دوبارہ پڑھنا شروع کریں اور ایک کاپی پر لکھتے جائیں کہ امر کونسا ہے اور نہی کونسی ہے۔ اس سے آپ کا علم بڑھے گا آپ کو قرآن کریم سے اور زیادہ محبت پیدا ہوگی اور پتہ بھی لگ جائے گا آپ جو بھی حکم نکالیں ساتھ ساتھ یہ عہد بھی کرتے جائیں کہ میں اس کی ضرور پابندی کروں گا۔

گونگی شرافت کسی کام کی نہیں

محترم میاں محمد افضل صاحب تہران کی طرف سے معاشرہ کی عام شرافت اور احمدیوں کے متعلق بعض لوگوں کی طرف سے اچھے خیالات کے اظہار کرنے کے ذکر پر سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

لوگوں کے اچھا کہنے یا نہ کہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہمیں تو صرف ایک فرق پڑتا ہے کہ اللہ کی نظر میں ہم اچھے رہیں اور اس بات سے بے نیاز ہو جائیں کہ لوگ ہمیں کیا کہتے ہیں اور کیا نہیں کہتے۔ جب آپ دوسروں کی زبان پر دھیان دینے لگ جائیں گے کہ وہ کیا کہتے ہیں تو آپ کا دین بگڑنا شروع ہو جائے گا

اس پر افضل صاحب نے اپنی معروضات کی مزید تشریح کرنی چاہی تو حضور نے فرمایا میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ حمد تو دراصل اللہ سے آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جس قوم کی حمد کا فیصلہ کرے بظاہر اس کو گالیاں بھی پڑ رہی ہوں ساری کائنات اس کی حمد کر رہی ہوتی ہے۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مبعوث ہوئے تو ایک دو کے سوا سارا عرب گالیاں دے رہا تھا۔ ادھر سارا آسمان سارے فرشتے اور زمین کا ذرہ ذرہ حمد کر رہا تھا۔

پس اصل حمد وہی ہے جو اللہ کی طرف سے آتی ہے۔ اس لئے نہ تو لوگوں کی گالیوں کی پرواہ کریں اور نہ ان کی تعریف پر خوش ہوں۔ اس قسم کی تعریفوں سے ہمیں فائدہ بھی کوئی نہیں۔ خفیہ اور مخفی تعریفیں ہمیں کیا فائدہ پہنچا سکتی ہیں۔ ایک بزدل کی دوستی کسی کام کی نہیں ہوتی۔ جب آزمائش کے وقت آتے ہیں تو ان میں سے اکثر ڈر کر پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ یہاں شرافت بزدل ہے اور دوسری چیزیں دلیر ہیں۔ ڈنکے کی چوٹ پھر رہی ہیں۔ اس لئے زیادہ معلوم ہوتی ہیں۔ ہزار میں سے ایک آدمی بول رہا ہو اور ۹۹۹ خاموش بیٹھے ہوں تو اسی کی آواز سنائی دیتی ہے۔ جو بولتا ہے۔ خاموش بیٹھے ہوئے لوگوں کی تو آواز نہیں آتی۔ اس وجہ سے طبیعت پر برا اثر پڑتا ہے۔ جب تک یہ بولتے نہیں اور اپنی شرافت کو منواتے نہیں اس وقت تک قوم تنزل کرتی رہے گی۔

چودھویں صدی کا امام

ایک دوست نے اپنے کسی شیعہ دوست کے اس اعتراض کے بارے میں دریافت کیا کہ کوئی ضعیف سے ضعیف حدیث بتائی جائے جس میں لکھا ہو کہ چودھویں صدی میں مسیح موعود نے آنا ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

اگر کوئی ان سے کہے کہ وہ کوئی ایسی پیشگوئی بتا دیں جس میں یہ لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ساتویں صدی میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے تو کیا اسے وہ ساتویں صدی والی دکھائیں گے؟ اور اگر نہیں تو پھر چودھویں کے عدد پر اصرار کیوں ہو۔

فرمایا۔ یہ عجیب بات ہے۔ آپ ان سے یہ کہیں کہ پہلے وہ دلیل تو بتائیں قرآن سے یا حدیث سے یا ائمہ کے اقوال سے۔ یہ کیا دلیل ہوئی کہ جب تک چودھویں صدی رویت میں نہیں دکھاؤ گے ہم نہیں مانیں گے۔ اس طرح تو چاہیئے کہ وہ بھی بتائیں کہ امام کس طرح آئے گا۔ پھر اس پر بحث ہوگی۔ ان سے یہ بھی کہیں۔ کہ اگر چودھویں صدی کی امامت کے لئے حدیث نکالنا ضروری ہے تو پھر آپ کا امام کس صدی میں آئے گا۔ اس کی حدیث بھی نکال کر دکھائیں۔

اڑن طشتری

ایک دوست نے حضور کی خدمت میں اڑن طشتریوں کے بارہ میں سائنسی نقطۂ نگاہ سے وضاحت کرنے کی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا:۔

قرآن کریم سے اس بات کی قطعی طور پر شہادت ملتی ہے کہ دابۃ کہلانے والی زندگی کی قسمیں زمین کے علاوہ اجرام فلکی میں بھی موجود ہیں۔ قرآن کریم نے دوسرا اعلان یہ کیا ہے کہ جب خدا چاہے گا۔ اس دنیا کے دابہ یعنی اس دنیا کی مخلوق اس دنیا کی مخلوق سے بھی مل جائے گی۔ یہ واقعہ کب ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ وہ کہاں ہے ہمیں کچھ پتہ نہیں۔ لیکن ابھی تک جو UNIDENTIFIED OBJECTS جن کو اڑن طشتریاں وغیرہ کہا جاتا ہے ان کے متعلق جو تحقیق ہوئی ہے اکثر گیس نکلی ہیں۔ کوئی قطعی شہادت جو سو فیصدی سائنٹیفک ہو، ابھی تک نہیں ملی کہ واقعۃً اس قسم کی کوئی چیز موجود ہے۔ وقتاً فوقتاً خبریں آتی رہتی ہیں اور ان پر تحقیق بھی ہوتی رہتی ہے۔

اس ضمن میں ایک دوست نے عرض کیا کہ اس پر دستاویزی فلم بنائی گئی ہے۔ حضور نے فرمایا دستاویزات کا کوئی اعتبار نہیں۔ کیونکہ اس موضوع پر تحقیق کی جو تازہ کتابیں چھپی ہیں وہ میں نے پڑھی ہیں۔ اور میرے پاس موجود ہیں۔ چنانچہ مستند سائنسدانوں نے جو تحقیقات کی ہیں۔ ان سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس سلسلہ میں دستاویزی ثبوت، تصویروں اور فلموں میں بھی کئی جگہ فراڈ ہے۔ کئی جگہ کچھ اور بات نکلی۔ اس لئے سائنس کی دنیا نے اس کو ابھی تک تسلیم نہیں کیا۔ یعنی سائنسی نقطہ نگاہ سے ابھی تک اس پر قطعی شواہد نہیں ملے۔ عام نقطۂ نگاہ کی اور بات ہے۔

یہ نہایت بابرکت اور روح پرور مجلس قریباً ایک گھنٹے تک جاری رہی۔ اس میں علاوہ ان دلچسپ باتوں کے جن کو اوپر پیش کیا گیا ہے۔ احباب نے مقدمات سے باعزت بریت، بیماریوں سے شفایابی۔ مشکلات پر قابو پانے اور مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواستیں کیں۔ حضور نے سب کے لئے دعا کی۔ نیز کئی اصلاحی اور طبی مشورے دیئے۔ اور بعض ضروری ہدایات سے نوازا۔

اسی مجلس کے دوران حضور نے نماز عشاء کے لئے اذان دلوائی اور پھر مجلس کے اختتام کے معاً بعد عشاء کی نماز پڑھائی۔

ضروری اعلان

احباب جماعت احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ "بیوت الحمد" منصوبہ کے لئے رقم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے پتہ پر بھجوایا کریں۔ کسی ذاتی نام یا عہدہ پر رقم نہ بھجوائی جائے"

(صدر کمیٹی بیوت الحمد منصوبہ۔ ربوہ)

روزنامہ الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں
(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

:- وقفِ عارضی کی بابرکت تحریک :-

واقفینِ عارضی کی مساعی اور تاثرات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ وقف عارضی کی تحریک جماعت کی انفرادی اور اجتماعی تربیت اور بالخصوص قرآنی انوار کی اشاعت کے نقطۂ نظر سے ایک نہایت ہی بابرکت اور مؤثر تحریک ہے جن احباب کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس میں شمولیت کی توفیق دیتا ہے وہ نہایت ایمان افروز روحانی تجربات اور دینی خدمات سے حصہ پاتے ہیں۔ ذیل میں چند ایسے ہی احباب کے تاثرات اور ان کی رپورٹوں کا خلاصہ نمونۃً درج ہے۔ جو حال میں ہی وقفِ عارضی کر کے مختلف مقامات پر گئے تھے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے، بہترین جزا دے، اپنے فضلوں سے نوازے اور جماعت کے دوسرے دوستوں کو بھی اس بابرکت تحریک میں شمولیت کی توفیق عطا ہو۔ آمین۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

قسط نمبر ۱۰

- مکرم مبارک احمد صاحب بٹ اور مکرم سید منیر عالم صاحب آف اورنگی ٹاؤن کراچی حلقہ گلشن اقبال میں اپنا وقفِ عارضی پورا کرنے کے بعد تحریر کرتے ہیں

پندرہ دن باقاعدہ اطفال کی تعلیم القرآن کلاس لگائی جس میں بعد نماز مغرب روزانہ انہیں قرآن کریم ناظرہ اور اس کا ترجمہ سکھانے کی کوشش کی گئی۔ زیادہ سے زیادہ بچوں کو شامل ہونے کی تحریک کی۔ سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کروائیں۔ گھروں پر جا کر دوستوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی تلقین کی۔ اطفال کے دو اجلاسات کرائے گئے جس میں انہیں نماز، قرآن کریم ناظرہ اور صد سالہ جوبلی کی دعائیں سکھائی گئیں۔"

- مکرم بشیر احمد صاحب مرزا راجوری آف چکوال بمقام ہمبون تحصیل چکوال وقفِ عارضی گزارنے کے بعد لکھتے ہیں:-

"بعد نماز فجر قرآن کریم کا درس دیا گیا۔ انصار، خدام، اطفال اور ناصرات کی تعلیم القرآن کلاسز لگائی گئیں جن میں انہیں قاعدہ یسرنا القرآن، قرآن کریم ناظرہ اور با ترجمہ سکھایا جاتا رہا۔ سترہ اطفال اور گیارہ ناصرات نے اس میں حصہ لیا۔ اطفال و ناصرات کو نماز کا ترجمہ بھی سکھایا گیا۔ بعد نماز عشاء ایک روز ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ایک روز حدیث شریف کا درس دیا جاتا رہا خدام و اطفال کا ایک تربیتی اجلاس منعقد کر کے تربیتی موضوعات پر تقاریر کروائی گئیں۔ احباب کو وقفِ عارضی کی بابرکت سکیم میں حصہ لینے کی تحریک کی گئی۔"

- مکرم (میاں) بشیر احمد صاحب آف کوٹلہ، حلقہ سمن آباد۔ لاہور میں وقفِ عارضی گزارنے کے بعد لکھتے ہیں:-

"مسجد میں روزانہ بعد نماز فجر قرآن کریم کے ایک رکوع کا درس دیتا رہا۔ اور نماز مغرب کے بعد ایک منتخب حدیث اور اسکی تشریح بیان کرتا رہا۔ دوستوں کو مختلف امور کی طرف متوجہ کیا گیا۔ ان میں نمازوں کی ادائیگی اور تلاوتِ قرآن کریم کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتبِ مبارکہ کا باقاعدہ مطالعہ اور الفضل کا مطالعہ نیز کی خریداری شامل ہے چار مستورات قرآن کریم یا ترجمہ اور تفسیر پڑھتی رہیں۔ بعد دوپہر پانچ بچیاں اور تین لڑکے قرآن کریم پڑھتے رہے۔ شام کے وقت چار لڑکے قرآن کریم پڑھتے رہے۔ روزانہ وقت کا ایک حصہ قرآن کریم کی تلاوت اور دیگر کتب کے مطالعہ اور دعاؤں میں صرف ہوتا رہا۔"

- مکرم بدر الزمان صاحب آف کوٹ فیصل آباد میں وقفِ عارضی پورا کرنے کے بعد اپنے دوسرے مہینے کی رپورٹ میں لکھتے ہیں:-

"اس عرصۂ وقف میں خاکسار کو اپنی اصلاح و تربیت کا بہت موقع ملا۔ دعائیں اور عبادت کرنے کی بھی سعادت پائی۔ حلقہ کا ایک اجلاس عام بلایا گیا جس میں خاکسار نے وقفِ عارضی کی اہمیت اور ضرورت بیان کی۔ نماز اور تلاوتِ قرآن کریم کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند زریں نصائح سنائیں۔ آخر میں تمام خدام و اطفال کو اذان کے بعد کی دعا یاد کرائی۔ خدام و اطفال کو قاعدہ یسرنا القرآن، اذان کے بعد کی دعا، نیتِ نماز، دعا بین السجدتین اور دعائے قنوت یاد کرائی۔ دوستوں کو وقفِ عارضی کی تحریک میں شمولیت اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔"

- مکرم مظفر احمد صاحب آف پی۔ اے۔ ایف بیس کراچی حلقہ عزیز آباد میں وقفِ عارضی گزارنے کے بعد تحریر کرتے ہیں:-

"خدام و اطفال کو روزانہ قرآن کریم پڑھایا گیا۔ قرآن کریم کا درس بھی دیا گیا۔ بچوں کو روزانہ نماز سادہ اور اس کا ترجمہ پڑھایا۔ مغرب کے وقت ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ وسلم کا درس دیا جاتا رہا۔ احباب جماعت کو باجماعت نمازیں ادا کرنے کی تحریک کی جس کا بہت ہی اچھا اثر ہوا۔ وقفِ عارضی کی بابرکت سکیم میں بھی حصہ لینے کی تحریک کی۔ اس عرصہ کے دوران خدا تعالیٰ کا خاص فضل شاملِ حال رہا۔"

- مکرم حلیم احمد صاحب آف علی پور ضلع مظفر گڑھ کا مقام وقف جنوبی تھا۔ وہ اپنے دوسرے ہفتہ کی رپورٹ میں لکھتے ہیں:-

"چار بچوں کو قاعدہ یسرنا القرآن ختم کرایا گیا۔ تین چھوٹی بچیوں کو نماز یاد کرائی گئی۔ چند بچیوں کو شہر سے قریباً ایک میل دور گھر جا کر روزانہ بلاناغہ یسرنا القرآن پڑھاتا رہا۔ سکول ٹائم کے بعد خدام کو قرآن کریم کا سبق دیا گیا۔"

- محترمہ طاہرہ طلعت صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمود احمد صاحب آف مصطفیٰ آباد لاہور وقفِ عارضی کی رپورٹ میں تحریر کرتی ہیں:-

"گھر گھر جا کر خواتین کو قرآن کریم پڑھانا شروع کیا۔ پہلے ناظرہ کی طرف توجہ دی قاعدہ یسرنا القرآن اپنے ساتھ رکھتی ہوں اور حسبِ ضرورت بہنوں کو سمجھا دیتی ہوں۔ خاکسار نے خواتین کو وصیت کرنے نماز باجماعت ادا کرنے، اپنے گھروں میں اسلامی اخلاق پیدا کرنے قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور قرآن کریم کا محاورہ ترجمہ سیکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور انہیں آدابِ مسجد، سادگی اور اپنی تمام قوتوں کو اسلام کی خاطر وقف کرنے کی اہمیت بتائی۔ بعض عورتوں کو حضور پُر نور کی تقاریر اور سوالات و جوابات کے کیسٹ دیئے۔"

- مکرمہ بشریٰ سیال صاحبہ بنت مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال دارالصدر شمالی میں وقفِ عارضی گزارنے کے بعد لکھتی ہیں۔

"۱۲۵ لجنات سے ان کے گھروں میں جا کر رابطہ قائم کیا۔ ۴۲ عورتوں کو سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کروائیں۔ ۵۵ عورتوں سے نماز با ترجمہ سنی۔ ۷۰ عورتوں سے سادہ نماز سنی گئی اور انہیں اس کا ترجمہ یاد کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ قرآن کریم اور قاعدہ یسرنا القرآن پڑھنے والیوں کی تعداد ۹۳ ہے۔ خواتین کو باقاعدہ اجلاس میں آنے کی تحریک کی اور انہیں وقفِ عارضی کی بابرکت سکیم میں حصہ لینے کی تلقین کی جس پر دس عورتوں نے فارم پُر کیے۔ الحمد للہ۔"

- مکرمہ مقصودہ نثار صاحبہ و مکرمہ نصرت رشید صاحبہ حلقہ دستگیر کراچی میں وقفِ عارضی کرنے کے بعد اپنے ایک ہفتہ کی رپورٹ میں لکھتی ہیں:-

"روزانہ آٹھ گھروں میں باقاعدگی سے جاتے تھے۔ نماز یاد کرانے والی بہنوں اور بچیوں کی تعداد ۲۹ ہے ۱۸ لجنات اور ۶ ناصرات سے قرآن کریم سنا گیا۔ ۹ بہنوں کو سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کروائیں۔ ۹ بہنوں کو احادیث یاد کروائیں۔ بعض مستورات کو ۲۴ دعائیں حفظ کروائیں نیز انہیں نماز باجماعت ادا کرنے، نظامِ وصیت اور پردہ کرنے کی تلقین کی۔"

جنابِ عزیز دین صاحب مرحوم کی یاد میں

ایک دلربا شخصیت کی یاد میں کلمۂ خیر کہنے کا ثواب میں بھی حاصل کرتا چلوں کہ کسی کی خوبیوں کا تذکرہ نمونہ بن کر دوسروں کی تہذیب و تربیت کا باعث بھی بنتا ہے۔

یہ ۱۹۶۶ء کا ذکر ہے کہ میں اپنی مرحومہ دختر زُجاجہ کو معالجے کے لئے انگلستان لے کر گیا۔ اپنے چچازاد بھائی آیت الرحمٰن صاحب مرحوم کو لندن میں اطلاع کی ہوئی تھی۔ ہیتھرو ایئرپورٹ سے امیگریشن اور کسٹم وغیرہ کی رسومات سے فارغ ہو کر باہر نکلے تو برادرم آیت الرحمٰن مرحوم کے ساتھ ایک اور خوش لباس و خوش کلام و خوش وضع شخصیت بھی خوش آمدید کہنے کے لئے موجود ہے۔ یہ تھے برادرم عزیز دین صاحب مرحوم جو اپنی موٹر لیکر اس عاجز کو ہوائی اڈے سے لینے آئے تھے آنمکرم بغیر کسی گذشتہ واقفیت تعلق یا تعارف کے محض ایک غریب الدیار کو سہولت پہنچانے کے لئے تشریف لائے تھے موٹر میں ایک پھول جیسی بچی بیٹھی تھی۔ محترم عزیز دین صاحب کی باتوں نے ڈھارس بندھائی اور اس بے لوث کرم فرمائی نے ایسا نقش بٹھایا کہ اُس دن سے اِس ناچیز سے اُن کے لئے دعائے جزائے خیر میں کبھی ناغہ نہ ہوا۔

۱۹۷۴ء میں مشرقی پاکستان سے واپسی پر جلسہ سالانہ پر بہشتی مقبرہ میں دوسری ملاقات ہوئی پس یہ اُس محترم کے ساتھ آخری ملاقات ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کی لحد کو اپنی رضا کی خوشبو اور اپنے جمال کے نور سے بھر دے۔ آمین۔

(میجر ریٹائرڈ منظور احمد۔ ساہیوال)

حضرت اقدس کا ارشاد دربارہ زکوٰۃ

"اگر میری جماعت میں ایسے احباب ہوں جو ان پر بوجہ املاک و اموال و زیورات وغیرہ کے زکوٰۃ فرض ہو تو ان کو سمجھنا چاہیئے کہ اس وقت دین اسلام جیسا غریب اور یتیم اور بے کس کوئی بھی نہیں اور زکوٰۃ نہ دینے میں جس قدر تہدید شرع میں وارد ہے وہ بھی ظاہر ہے۔ اور عنقریب ہے جو منکر زکوٰۃ کافر ہو جائے۔ پس فرض عین ہے جو اس راہ میں اعانت اسلام میں زکوٰۃ دی جاوے" (نشان آسمانی صفحہ ۴۹)

حضور اقدس کا ارشاد کسی وضاحت و تشریح کا محتاج نہیں ہے پس صاحبِ نصاب احباب و خواتین سے گذارش کی جاتی ہے کہ ان پر جسقدر بھی زکوٰۃ واجب الادا ہو مرکز سلسلہ میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال و نفوس میں مزید برکت دے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدرسوم

(مکرم پروفیسر مبشر احمد صاحب چشتیاں)

حضرت مسیح موعود کی بعثت کی غرض احیاء دین اور شریعت کو قائم کرنا تھی۔ جہاں آپ نے اعتقادی حالت کو درست کیا۔ ساتھ ہی آپ نے عملی حالتوں کی بھی راہنمائی فرمائی۔ موجودہ زمانے میں مسلمانوں میں بعض بدرسوم راہ پائی گئی تھیں آپ نے ان زنجیروں سے بھی مسلمانوں کو آزاد کروایا۔ آپ کے بعد آپ کے خلفاء بھی بدرسوم کے خلاف جہاد کرتے رہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"اس وقت اصولی طور پر ہر گھرانے کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں ہر گھر کے دروازے پر کھڑا ہو کر اور ہر گھرانے کو مخاطب کر کے بدرسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہوں۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ جون ۱۹۶۷ء)

مختلف بدعات اور بدرسوم دور کرنے کے بارے میں حضرت مسیح موعود اور خلفائے سلسلہ نے وقتاً فوقتاً جو ارشادات فرمائے ہیں ان کا ایک جائزہ مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ غیر قوم میں رشتہ:۔ رشتہ کے بارے میں قوم کا پابند نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ تقویٰ مدنظر رکھنا چاہیئے۔ (ملفوظات جلد نہم ص۴۶)

۲۔ بدلہ کا رشتہ:۔ بدلہ کا رشتہ ناپسندیدہ ہے۔ (الفضل ۱۵ جنوری ۱۹۱۸ء)

غیر سید سیدانی سے نکاح کر سکتا ہے۔ (بدر ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء)

۳۔ نمائشی مہر:۔ نمائشی مہر ناجائز ہے۔ (الفضل ۵ جنوری ۱۹۱۷ء)

۴۔ زیور:۔ لڑکی والوں کی طرف سے زیور کا مطالبہ ناجائز ہے۔ (الفضل ۱۷ اپریل ۱۹۳۱ء)

۵۔ جہیز کی نمائش:۔ جہیز کا مطالبہ ناجائز ہے۔ (الفضل ۱۷ فروری ۱۹۳۱ء)

جہیز کی نمائش ناجائز ہے۔ (رپورٹ مجلس شوریٰ ۱۹۴۲ء)

۶۔ ناچ:۔ ناچ آتشبازی فضول بھاجی ناجائز ہے۔ (ملفوظات جلد نہم ص۴۶)

۷۔ فحش گانے:۔ فحش گانے اور ناچ منع ہے۔ (الفضل ۱۴ جون ۱۹۳۸ء)

۸۔ مہندی کی رسم:۔ مہندی کی رسم ناجائز ہے۔ (رپورٹ مجلس شوریٰ ۱۹۴۲ء)

۹۔ سہرا:۔ آدمی کو گھوڑا بنانے والی بات ہے۔ بدعت ہے (مصلح موعود الفضل ۱۴ جنوری ۱۹۴۶ء)

۱۰۔ لڑکی کی شادی پر دعوت:۔ لڑکی والوں کی طرف سے شادی پر دعوت تکلیف دہ ہے سوائے اس کے کہ چائے یا پانی ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (الفضل ۱۸ اپریل ۱۹۳۰ء)

۱۱۔ نیوندرا:۔ نیوندرا واپسی کی نیت سے دینا جائز نہیں ویسے امداد کی صورت میں درست ہے۔ (ملفوظات جلد نہم ص۴۲۹)

۱۲۔ نکاح بیوہ:۔ بیوہ کا نکاح کرانا چاہیئے۔ (" " " ")

۱۳۔ سیاپا:۔ سیاپا کرنا اونچی آواز سے رونا اور اس موقعہ پر زردہ پلاؤ پکانا گناہ ہے۔ (اشتہار بغرض تبلیغ و)

۱۴۔ قل خوانی:۔ قل خوانی جو مرنے کے تین دن بعد کی جاتی ہے۔ بدعت ہے۔ (ملفوظات جلد ششم ص۳۹۱)

۱۵۔ چہلم:۔ چہلم بدعت ہے۔ (بدر ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء)

۱۶۔ ختم قرآن:۔ مردہ پر ختم قرآن کرنا بدعت ہے۔ ہاں دعا اور صدقہ کریں (بدر ۱۴ مارچ ۱۹۰۴ء)

۱۷۔ گیارھویں:۔ مقررہ تاریخ پر مردوں کی طرف سے کھانا پکانا حرام ہے (بدر ۱۸ اگست ۱۹۰۷ء)

۱۸۔ اسقاط:۔ دائرہ بنا کر قرآن ایک دوسرے کو پکڑانا کہ میت کے گناہ گر جائیں گے۔ بدعت ہے۔ (بدر ۴ فروری ۱۹۰۴ء)

۱۹۔ قبر پر پھول چڑھانا:۔ قبر پر پھول چڑھانا بدعت ہے۔ (بدر ۱۲ اگست ۱۹۰۹ء)

۲۰۔ قبروں پر دیا جلانا:۔ قبروں پر چراغ جلانے والے۔ قبروں کو سجدہ کرنے والے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے۔ (ترمذی و ابوداؤد)

۲۱۔ نیاز:۔ قبروں پر نذر نیاز منتیں ماننا ناجائز ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم ص۴۳۳)

۲۲۔ قبر پرستی:۔ قبر پرستی ناجائز ہے (" " ششم ص۲۷۳)

۲۳۔ پکی قبر:۔ پکی قبر بنانا منع ہے سوائے اس کے کہ اس کی حفاظت کی غرض ہو۔ (الفضل مارچ ۱۹۲۷ء)

۲۴۔ عرس:۔ عرس منانا منع ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم ص۱۶۵)

۲۵۔ بارہ وفات:۔ بارہ وفات منانا منع ہے (بدر ۲۱/۲۸ فروری ۱۹۱۳ء)

۲۶۔ شعبان کا حلوہ:۔ شعبان کا حلوہ بدعت ہے (ملفوظات جلد نہم ص۳۹۲)

۲۷۔ یا علی:۔ غیر اللہ کو پکارنا یا علی شرک ہے۔ (الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۴ء)

۲۸۔ دیگر بدعات:۔ تسبیح پھیرنا۔ قضائے عمری۔ احتیاطی نماز۔ ایک رکعت میں قرآن ختم کرنا۔ معاوضہ پر امامت۔ عاشورہ محرم کی رسومات۔ توشہ خواجہ خضر سب بدعات ہیں۔ (الفضل ۱۸ مارچ ۱۹۷۳ء)

۲۹۔ تعویز گنڈے:۔ تعویز گنڈے کرنا ہمارا کام نہیں۔ ہمارا کام تو صرف اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنا ہے۔ (ملفوظات جلد دہم ص۲۰۳)

۳۰۔ تمباکو نوشی:۔ تمباکو کے بارے میں اگرچہ شریعت نے کچھ نہیں بتایا لیکن ہم اس کو اس لئے مکروہ خیال کرتے ہیں کہ اگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوتا تو آپ اس کے استعمال کو منع فرماتے۔ (حضرت مسیح موعود البدر ۲۴ جولائی ۱۹۰۳ء)

۳۱۔ سینما یا تھیٹر:۔ ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت سمجھتا ہے اس کے لئے سینما یا کوئی اور تماشا وغیرہ دیکھنا یا دکھانا کسی کو جائز نہیں۔ (حضرت مصلح موعود مطالبات تحریک جدید ص۱۰۲)

ہم خدا کے فضل سے احمدی ہیں اور ایک احمدی کی یہ شان نہیں کہ جس بات سے اسے روکا جائے وہ اس سے نہ رکے یہ سب زہریں ہیں ان میں سے ایک کو بھی کھا کر ہم جی نہیں سکتے۔ خدا تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے شرک بدعت اور گناہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

عشرہ تربیت مجلس خدام الاحمدیہ دارالنصر غربی ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ دارالنصر غربی نے مورخہ ۲۰ جنوری تا ۲۹ جنوری عشرہ تربیت منایا۔ اس کا افتتاح نمائندہ مقامی ربوہ مکرم عبدالسمیع خان صاحب نے مورخہ ۲۰ جنوری بروز جمعرات بعد از نماز مغرب کیا۔ اس عشرہ کے دوران مختلف پروگراموں کا انعقاد کیا۔

۱۔ نماز تہجد و درس:۔ ۲۰ تا ۲۹ جنوری روزانہ نماز تہجد ہوتی رہی۔ نماز تہجد کے بعد روزانہ حضرت مسیح موعود کی کتاب "تذکرۃ الشہادتین" کا درس دیا جاتا رہا ہے۔

۲۔ عیادت مریضان:۔ مورخہ ۲۱ جنوری بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز فجر خدام بہشتی مقبرہ گئے۔ وہاں سے فارغ ہو کر مریضوں کی عیادت کے لئے فضل عمر ہسپتال گئے۔ مریضوں میں پھل تقسیم کیا گیا اور ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی گئی۔

۳۔ صحبت صالحین:۔ اسی دن بعد از نماز مغرب صحبت صالحین کا پروگرام منعقد ہوا جس میں حضرت مسیح موعود کے دو اصحاب حضرت مولوی حکیم دین محمد صاحب اور حضرت مولوی محمد حسین صاحب نے حضرت مسیح موعود کے وقت کے نہایت دلچسپ اور ایمان افروز واقعات سنائے۔

۴۔ مورخہ ۲۲ جنوری بروز ہفتہ بعد از نماز مغرب مجلس سوال و جواب کا اہتمام کیا گیا جس میں سلسلہ کے جید علماء محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب، مولانا احمد علی شاہ صاحب اور مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب نے تشریف لا کر خدام و انصار کی طرف سے کئے گئے سوالات کے نہایت مدلل جوابات دیئے۔

۵۔ پکنک:۔ ۲۳ جنوری بروز اتوار دریائے چناب پر ایک پرلطیف پکنک منائی گئی۔ وہاں خدام نے فٹ بال، والی بال جیسی دلچسپ گیمز کھیلیں۔ ان گیمز کے علاوہ خدام نے کشتی رانی کی۔ آخر میں گروپ فوٹو ہوا اور دعا کے ساتھ یہ پکنک اختتام کو پہنچی۔

مقابلہ بیت بازی:۔ اسی دن بعد از نماز مغرب بیت بازی کا مقابلہ ہوا۔

مقابلہ پیغام رسانی:۔ مورخہ ۲۷ جنوری بعد از نماز مغرب پیغام رسانی کا مقابلہ ہوا۔ اس میں تین ٹیموں نے حصہ لیا۔ ٹیم شجاعت اوّل اور ٹیم صداقت دوم قرار پائی۔

علمی مقابلہ جات:۔ مورخہ ۲۴ جنوری بعد از نماز مغرب قرأت کا مقابلہ ہوا اس کے بعد اذان کا مقابلہ ہوا۔

مورخہ ۲۶ جنوری کو بعد از نماز مغرب تقریری مقابلہ ہوا۔ تقریری مقابلہ کے عناوین مندرجہ ذیل تھے۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا کوئی ایک پہلو (۱۱) خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں۔ (۱۱۱) جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں (۱۷) پندرھویں صدی اور ہماری ذمہ داریاں (۷) حضرت مسیح موعود کا عشق رسول۔

ان تمام مقابلہ جات میں خدام نے بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔

ورزشی مقابلہ جات:۔ ورزشی مقابلہ جات میں فٹ بال، ہاکی اور میرو ڈبہ کے مقابلہ جات ہوئے۔

فلم افتتاح مسجد "بشارت اسپین":۔ مورخہ ۲۸ جنوری بعد نماز مغرب مسجد بشارت اسپین کی فلم دکھائی گئی۔ اس دن تین صد کے قریب انصار، خدام اور اطفال نے شرکت کی۔

صنعتی نمائش:۔ مورخہ ۲۸ جنوری کو ایک صنعتی نمائش کا اہتمام کیا گیا جس میں خدام کے ہاتھ کی بنی ہوئی چیزیں رکھی گئیں۔

تقسیم انعامات:۔ مختلف مقابلہ جات میں اوّل دوم آنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ مکرم و محترم مہتمم صاحب مقامی ربوہ جناب محمد الدین ناز صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔

انعامات کی تقسیم کے بعد جناب مہتمم صاحب مقامی نے خدام سے خطاب کیا اور مجلس خدام الاحمدیہ دارالنصر غربی کو مبارکباد پیش کی۔ روزانہ کے اجلاسات میں خدام کی ایک کثیر تعداد شرکت کرتی تھی۔

(مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا آپ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

مِن جانب اللہ ہونے کا نشان

سیدنا حضرت مسیح موعود "کشتی نوح" میں تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ اس کا کلام ہے جس نے طاعون نازل کی اور جو اس کو دور کر سکتا ہے ہماری گورنمنٹ بلاشبہ اُس وقت اس پیش گوئی کا قدر کرے گی جب کہ دیکھے گی کہ یہ حیرت انگیز کیا کام ہوا کہ ٹیکا لگانے والوں کی نسبت یہ لوگ عافیت اور صحت میں رہے اور میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اس پیشگوئی کے مطابق کہ دراصل برابر بیس بائیس برس سے شہرت پا رہی ہے ظہور میں نہ آیا تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ میرے مِن جانب اللہ ہونے کا یہ نشان ہوگا کہ میرے گھر کے چار دیوار کے اندر رہنے والے مخلص لوگ اس بیماری کی موت سے محفوظ رہیں گے اور میرا تمام سلسلہ نسبتاً و مقابلتہً طاعون کے حملہ سے بچا رہے گا اور وہ سلامتی جو ان میں پائی جائے گی اس کی نظیر کسی گروہ میں قائم نہیں ہوگی اور قادیان میں طاعون کی خوفناک آفت جو تباہ کر دے نہیں آئے گی۔ اِلّا کم اور شاذ و نادر۔ کاش۔ اگر یہ لوگ دلوں کے سیدھے ہوتے اور خدا سے ڈرتے تو بالکل بچائے جاتے۔ کیونکہ مذہب کے اختلاف کی وجہ سے دنیا میں عذاب کسی پر نازل نہیں ہوتا۔ اُس کا مؤاخذہ قیامت کو ہوگا۔ دنیا میں محض شرارتوں اور شوخیوں اور کثرتِ گناہوں کی وجہ سے عذاب آتا ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں"

(کشتی نوح صفحہ ۸۰۹)

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ہفتہ وصولی

قائدین کرام۔

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کے رواں مالی سال کے پہلے چار ماہ مکمل ہونے والے ہیں۔ لیکن مرکز میں وصولی کی رفتار تدریج سے بھی کم ہے۔ مجالس کی ایک خاص تعداد کی وصولی ابھی تک صفر ہے لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ

۴ تا ۱۱ مارچ ۱۹۸۳ ہفتہ وصولی

کا اہتمام فرما دیں۔ اس ہفتہ کے دوران ہر خادم و طفل سے ذاتی رابطہ قائم کر کے تینوں لازمی مدات (چندہ مجلس۔ سالانہ اجتماع۔ تعمیر ہال) میں وصولی کی کوشش کی جائے نیز:۔

۱۔ اگر آپ کی مجلس کے ذمہ کوئی گزشتہ بقایا ہو تو اس کی وصولی بھی کریں۔

۲۔ آپکی مجلس نے اگر ابھی تک بجٹ تیار کر کے مرکز نہیں بھیجا تو فوری طور پر بھجوا دیں۔

۳۔ آپکی مجلس میں تعمیر ہال صفِ دوم کے جو بقایا داران ہیں ہفتہ وصولی کے دوران ان سے رابطہ قائم کریں۔

وصول شدہ رقوم ۲۰ مارچ تک دفتر ہذا کو بھجوا دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے اور مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین / ناظمین اطفال کی خدمت میں

مرکز سے ترمیم شدہ لائحہ عمل اور دوسری سہ ماہی کے کاموں کی راہنمائی کے لئے پروگرام تمام مجالس میں بذریعہ ڈاک بھجوایا گیا ہے اس کی روشنی میں اپنے کاموں میں آگے نکلنے کی جدوجہد کرتے رہیں اگر کسی مجلس میں لائحہ عمل نہ ملے تو مرکز سے خط لکھ کر طلب فرمالیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

برائے توجہ لواحقین۔ مجاہدین تحریک جدید دفتر اوّل

حسب ذیل بزرگ افرادِ جماعت جو تحریک جدید کے مالی جہاد میں بفضل خدا زندگی بھر حصہ لیتے رہے مگر وفات کی وجہ سے ان کے کھاتے بند کر دئے گئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشادات (خطبہ جمعہ ۵/۱۱/۸۲) کی روشنی میں ان کے لواحقین سے درخواست ہے کہ وہ اپنی استطاعت کے مطابق ان کی مالی قربانی کے سلسلہ کو جاری رکھیں۔ ابتداء کے طور پر ان بزرگوں کی طرف سے سالِ رواں کا وعدہ حسبِ استطاعت بھجوا دیا جائے اور پھر تسلسل قائم رکھنے کے لئے جس قدر واجبات نکلیں ان کو رفتہ رفتہ ادا کرنے کا اہتمام فرمایا جائے۔

مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی۔
مکرم سید محمد شریف صاحب سیالکوٹی۔
مکرم بشیر احمد صاحب ماہل پوری۔
مکرم حکیم عبدالرحیم صاحب مسجد فضل
مکرم منشی عطاء الرحمٰن صاحب
محترمہ اہلیہ صاحبہ عطاء الرحمٰن صاحب۔
مکرم حافظ محمد امین صاحب
مکرم شیخ محمد حسین صاحب پنشنر قانونگو دھرمکوٹ
مکرم عبدالقادر صاحب اعوان
مکرم مستری ہدایت اللہ صاحب فٹر۔
مکرم اللہ دین صاحب شاہدرہ
مکرم بابا خدا بخش صاحب سکنہ طغل والہ
مکرم بھائی شیر محمد صاحب دوکاندار
مکرم بابا بھاگ صاحب مسجد فضل
مکرم مرزا محمد عبداللہ صاحب فتح پوری
مکرم میاں عبدالرحیم صاحب دیانت سوڈا

مکرم حاجی محمد دین صاحب آف تہال
مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب پٹواری۔
مکرم عبدالحمید صاحب بھینی بانگر
مکرم حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی
مکرم مولوی عبدالاحد صاحب کابلی۔
مکرم ڈاکٹر عطر دین صاحب آف بمبئی۔
مکرم شکر دین صاحب باجوہ
مکرم حاجی سید فضل محمد صاحب بجولہ۔
مکرم محمد دین صاحب بدوکے (گوجرانوالہ)
صوفی علی محمد صاحب آف نارووال۔
مکرم حافظ صدر دین صاحب علی چک۔
مکرم چوہدری نواب خاں صاحب فتح پوری
مکرم حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری۔
مکرم محمد احمد صاحب نسیم۔
محترمہ زینت بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی
مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ـــــ ربوہ)

تین شادیوں کی مبارک تقاریب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حال ہی میں اس عاجز کے خاندان میں یکے بعد دیگرے تین شادیوں کی مبارک تقاریب عمل میں آئیں۔

پہلی شادی:۔ ۹ فروری ۱۹۸۳ء کو خاکسار کے بھانجے عزیزم مظفر احمد نجم سلمہ اللہ تعالیٰ ابن برادرم مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی انسپکٹر تحریک جدید کی ہمراہ عزیزہ نجمہ ناہید بنت مکرم محمد رشید صاحب آف فیکٹری ایریا ربوہ انجام پائی۔ محترم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب فاضل نے بر مکان مکرم محمد رشید صاحب چھ ہزار (۶۰۰۰) روپے حق مہر پر نکاح کا اعلان فرمایا اور دعا کرائی جس کے بعد تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اگلے روز ۱۰ فروری کو مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے طارق منزل دارالبرکات ربوہ میں اپنے فرزند کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں متعدد بزرگوں اور دیگر احباب نے شرکت فرمائی۔ دعوت طعام کے اختتام پر محترم مولانا میر احمد علی صاحب فاضل نے دعا کرائی۔

دوسری شادی:۔ ۱۰ فروری ۱۹۸۳ء کو خاکسار کی بھانجی عزیزہ امۃ الباسط بشریٰ سلمہا بنت خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کی میرے بھانجے عزیزم عبدالرشید صاحب ابن برادرم مکرم صوفی عبدالمجید صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع میرپور (آزاد کشمیر) کے ساتھ عمل میں آئی۔ ان دونوں کا نکاح پانچ ہزار (۵۰۰۰/-) روپے حق مہر پر ۱۹۷۶ء میں پڑھا گیا تھا۔ بارات ۱۰ فروری کو میرپور سے بس اور کاروں پر ربوہ پہنچی۔ اسی روز ۴ بجے سہ پہر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ دعا محترم مولانا سید احمد علی صاحب فاضل نے کرائی۔ بارات دولہا اور دلہن کے ہمراہ ربوہ سے روانہ ہو کر اسی روز دس بجے شب واپس میرپور

قائدین کرام! دفتر اوّل کے وعدہ جات کی فہرست تیار کر کے بھجوائیں۔

(مہتمم تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام احمدی طلباء و طالبات نتیجہ نکلنے پر نظارت تعلیم کو اطلاع دیں

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ)

(آزاد کشمیر) پہنچی۔

تیسری شادی: خاکسار کے بھانجے عزیز عبدالحامد سلمہٗ ابن مکرم صوفی عبدالمجید صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع میرپور (آزاد کشمیر) کی ۱۱ فروری ۱۹۸۳ء کو عزیزہ نصرت ناہید سلمہا بنت مکرم محمد سعید صاحب آف راولپنڈی کے ہمراہ عمل میں آئی ان دونوں کا نکاح مربی سلسلہ مکرم نصیر احمد شاد صاحب نے چند روز قبل سات ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا۔ بارات جس میں احباب جماعت کے علاوہ یکصد سے زائد دوسرے احباب بھی شامل تھے صبح ۱۰ بجے میرپور سے روانہ ہو کر راولپنڈی میں دلہن کے دادا محترم سردار محمد صاحب کے مکان واقعہ سٹیلائٹ ٹاؤن پہنچی بعد از نماز جمعہ رخصتانہ کی تقریب سعید عمل میں آئی۔ اگلے روز ۱۲ فروری ۱۹۸۳ء کو برادرم مکرم صوفی عبدالمجید صاحب نے میرپور میں اپنے دونوں بیٹوں عزیزان عبدالرشید اور عبدالحامد کی شادیوں کی خوشی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر سہ شادیوں کو دین و دنیا کے اعتبار سے بابرکت کرے آمین اللّٰھم آمین۔

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ)

تحریک جدید دفتر سوم اور لجنات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق تحریک جدید دفتر سوم کی ذمہ داری لجنہ اماء اللہ کے سپرد کی گئی ہے اس کی تعمیل میں تمام لجنات جلد از جلد تحریک جدید دفتر سوم کے وعدے (مردوں اور عورتوں) سے حاصل کر کے دفتر لجنہ مرکزیہ میں بھجوائیں۔ جن لجنات نے وعدے دفتر تحریک جدید میں بھجوا دیئے ہیں وہ اپنی رپورٹ دفتر مرکزیہ میں بھی بھجوائیں جس میں کل وعدہ جات۔ رقم وعدہ جات اور اضافہ وعدہ جات کا اندراج ہو اس صورت میں مکمل فہرست بھجوانے کی ضرورت نہیں یاد رہے کہ دفتر سوم ۱۹۶۵ء سے شروع ہوتا ہے۔

(سیکرٹری تحریک جدید مرکزیہ ـــــ ربوہ)

اعلان

تحریک جدید میں چند ٹائپس کی آسامیاں خالی ہیں۔ خدمت سلسلہ کا شوق رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں پریذیڈنٹ / امیر کی تصدیق کے ساتھ وکالت دیوان تحریک جدید میں ۱۰ مارچ تک درج ذیل کوائف کے ساتھ بھجوا دیں۔

کوائف:۔ (۱) نام (۲) ولدیت (۳) سکونت (۴) تعلیم معہ سندات (۵) عمر (۶) تصدیق پریذیڈنٹ۔ (۷) ٹائپ کی رفتار فی منٹ

(امیدواران کا ٹیسٹ اور انٹرویو انشاء اللہ ۱۴ مارچ بروز سوموار بوقت نو بجے صبح وکالت دیوان میں ہوگا۔ قلم اور پنسل ہمراہ لائیں)

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

اعلان نکاح و رخصتانہ

مورخہ ۴ تبلیغ ۱۳۶۲ ہش بمطابق ۴ فروری ۱۹۸۳ء احمدیہ ہال کراچی میں مکرم مولوی لئیق احمد صاحب منیر مربی کراچی نے عزیزہ طیبہ مبارکہ بنت مکرم محمد یوسف صاحب انجینئر ناظم آباد کراچی کا نکاح مبلغ ۲۱ ہزار (اکیس ہزار) روپے حق مہر پر مکرم پروفیسر عبدالشکور صاحب اسلم لاہور کے ساتھ پڑھا اور اسی دن رخصتانہ کی تقریب منعقد ہوئی۔ احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی مؤدبانہ درخواست ہے۔

(محمد شفیع خان نجیب آبادی سیکرٹری وقف جدید جماعت احمدیہ ـــ کراچی)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (مینیجر الفضل)

دعائے مغفرت

خاکسار کے دادا محترم مولوی محمد رمضان صاحب صادق گجراتی ۲۴ فروری بروز جمعرات صبح تین بجے مختصر علالت کے بعد خدا کو پیارے ہو گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آپ کی عمر تقریباً ۹۲ سال تھی مرحوم کے جدِ امجد فضل ڈار کلگام (کشمیر) کے رہنے والے تھے آپ کا خاندان ترک سکونت کر کے گجرات آگیا۔ بسلسلہ ملازمت آپ ہندوستان کے مختلف علاقوں کے علاوہ مشرقی افریقہ کے کئی شہروں میں تعینات رہے ۱۹۱۳ء میں اپنے خاندان سے احمدیت قبول کرنے والے آپ پہلے فرد تھے۔ آپ کے دو بیٹے مولوی محمد اشرف صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ اور نثری نظم کے حوالہ سے معروف شاعر مبارک احمد صاحب لاہور اور ایک بیٹی محترمہ شریفہ بیگم صاحبہ سیالکوٹ اور پچپن ۵۵ کی تعداد میں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں آپ کی یادگار ہیں۔ پسماندگان میں آپ کی دو بیوگان ہیں۔ محترمہ استانی برکت بی بی صاحبہ حیاء سابق صدر لجنہ اماء اللہ شہر و ضلع گجرات اور محترمہ شفیقہ خانم صاحبہ۔

گورنمنٹ سروس کے بعد ۴ سال تک ضلعوار نظام کے تحت فرائض سرانجام دیئے اب کافی عرصہ سے دارالبرکات ربوہ میں رہائش پذیر تھے۔ مرحوم ذاتی تحقیق اور خوابوں کی بناء پر احمدی ہوئے۔ پھر عمر بھر شوق تبلیغ سے سرشار رہے بہت سے دوستوں کو آپ کے ذریعہ قبول احمدیت کی سعادت ملی۔ سلسلہ کی ہر تحریک پر فوراً لبیک کہتے۔ پرانے موصی تھے۔ ہر مالی تحریک میں نمایاں حصہ لیا خصوصاً سلسلہ کی کتب و رسائل خریدنے کا آپ کو از حد شوق تھا۔ انگریزی تفسیر بھی خریدتے اور کہتے کہ میں نہیں پڑھ سکتا لیکن خدا میری نسل میں سے اس کو پڑھنے والا پیدا کرے گا۔ زندگی بھر پابندی اوقات کا مجسم نمونہ بنے رہے۔ ہر کام نہایت سلیقہ منصوبہ اور پابندیٔ وقت سے کرتے۔ ہر جلسہ و اجتماع میں شامل ہوتے رہے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند۔ ہر وقت لٹریچر کا مطالعہ کرنے والے۔ نئے سے نئے دلائل و حوالہ جات معلوم کرنے کے شائق دن رات دعاؤں میں مصروف۔ بچپن سے آخر عمر تک پنجابی و اردو زبان میں شعر گوئی کرتے رہے پیرانہ سالی میں بھی لمبے لمبے سفر کر کے تمام عزیز و اقارب کو ملتے رہے آپ کا خاص وصف صداقت شعاری تھا۔ کوئی مفاد یا خوف آپ کو سچ بیان کرنے سے بھی نہ روک سکا۔ حساب کتاب، ڈائری اور ذاتی اشیاء و کتب نہایت سلیقہ و ترتیب سے رکھتے۔

وفات سے ایک گھنٹہ پہلے تک پورے حواس کے ساتھ قائم مختلف باتیں کرتے اور پوچھتے رہے ضعیف العمری کے سبب بہت نحیف و لاغر ہو چکے تھے۔ آخر شب تین بجے نہایت خاموشی سے خدا کے حضور چلے گئے جس کا ابھی ہمیں تصور بھی نہ تھا۔ نماز جنازہ اسی روز بعد نماز مغرب گولبازار ربوہ میں محترم قریشی فضل حق صاحب نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ ۱۵ میں قبر تیار ہونے پر ناظم دارالقضاء محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل پروفیسر جامعہ احمدیہ نے دعا کرائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے مرحوم کو بلند تر مقام قرب سے نوازے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ آمین۔

(محمد اعظم اکسیر مربی سلسلہ احمدیہ باغبانپورہ گوجرانوالہ)

اعانت الفضل

مندرجہ ذیل احباب نے اعانت الفضل کی مد میں رقوم بھجوائی ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال اور نفوس میں برکت ڈالے اور انہیں بیش از بیش خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق بخشے آمین۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ملک اکرام الحق خاں صاحب	۵۰/- روپے
صدر الدین صاحب کھوکھر کراچی	۱۰۰/- "
جمیل احمد صاحب ایم اے پیپلز کالونی فیصل آباد	۵۰/- "
حمیدہ صابرہ صاحبہ ربوہ	۵۰/- "
ڈاکٹر منصور احمد صاحب لاہور	۵۰/- "
عبدالرؤف صاحب فیصل آباد	۵۰/- "
انور بیگم صاحبہ۔ کراچی	۳۵/- "
مولانا محمد اسماعیل صاحب دیال گڑھی ربوہ	۳۵/- "
علاء الحفیظ صاحب۔ کراچی	۲۵/- "
ناصر احمد صاحب کرینٹ کلاتھ ہاؤس ہوکاڑہ	۲۵/- "
رانا رفیق احمد صاحب	۱۰/- "

کیا آپ!

• چندہ عام • حصہ آمد

• چندہ جلسہ سالانہ

ادا فرما چکے ہیں؟

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

گھوڑ سواران! کیا آپ ۱۱، ۱۲، ۱۳ مارچ کو منعقد ہونیوالے گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ میں شمولیت کے لئے تیاری کر رہے ہیں؟

(سیکرٹری ٹورنامنٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتہائے احمدیہ بیرون پاکستان کی غیر معمولی قربانی

معاونین خصوصی تحریک جدید پانچ صد سے زائد ہو گئے

وکیل المال ثانی تحریک جدید

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی تعمیل میں بیرونِ پاکستان تحریک جدید کا معیار قربانی غیر معمولی طور پر بڑھانے کیلئے پہلی مرتبہ حضور کی منظوری سے بیرونِ پاکستان معاونین خصوصی کی تحریک کی گئی کہ امریکہ اور کینیڈا کی جماعتوں کے احباب کم از کم ۳۰۰ ڈالر دے کر صفِ اوّل اور ۱۵۰ ڈالر دیکر صفِ دوم میں شمولیت کی سعادت حاصل کریں۔ باقی ممالک کیلئے یہ معیار بالترتیب ۱۰۰ لحہ اور ۵۰ لحہ مقرر ہوا۔ خدا کے فضل سے مخلصین نے اس قدر والہانہ لبیک کہا کہ تین ماہ کے قلیل عرصہ میں معاونین خصوصی کی تعداد ۵۴۰ تک پہنچ گئی ہے۔ صفِ اوّل میں ۲۰۹ اور صف دوم میں ۳۳۱ شامل ہوئے ہیں ابھی مزید خوشکن اطلاعات آرہی ہیں۔ ان سب معاونین خصوصی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

جماعتِ احمدیہ کی چونسٹھویں مجلس مشاورت

جملہ امراء اضلاع جماعتِ ہائے احمدیہ کی خدمت میں ضروری گذارش

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت انشاء اللہ مورخہ یکم، ۲، ۳ اپریل ۱۹۸۳ء / شہادت / ۱۳۶۲ ہش بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔

۱۔ نمائندگان شوریٰ کے اسماء گرامی ۱۵ مارچ / امان تک پہنچ جانے چاہئیں۔ امراء صاحبان اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ نمائندگان کا انتخاب جماعتوں کے اجلاس عام میں ہو اور حسب قواعد ہو۔

۲۔ نمائندگان شوریٰ کی اطلاعات میں یہ تصدیق آنی بھی لازمی ہے کہ نمائندگان (مطابق قواعد شوریٰ) چندوں کے بقایا دار نہیں ہیں۔

۳۔ مطابق فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۷۶ء ایک چوتھائی نمائندگی تیس ۳۰ سال سے کم عمر والوں کی ہونی چاہیئے۔

۴۔ نمائندگان اسلامی شعار کے پابند اور باریش ہوں۔

۵۔ امراء اضلاع کی خدمت میں یہ بھی گذارش ہے کہ ان کی طرف سے امسال جن جماعتوں کو (مقررہ تعداد کے مطابق) نمائندگی کا حق دیا جارہا ہے ان کی اطلاع یکم مارچ تک دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرماویں۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۴ امان / مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آج یہاں نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرمایا حضور ایدہ اللہ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد دنیا میں ہونے والے جنگ و جدل اور تباہ کن ہتھیاروں کے نتیجہ میں کرۂ ارض پر منڈلانے والی انتہائی ہولناک تباہی پر تفصیلی روشنی ڈالی اور فرمایا ان ہتھیاروں کی وجہ سے ایک باریک ترین دھاگے سے انسانیت پر اس کی تباہی کی تلوار لٹک رہی ہے اس کی وجہ خالصتاً مادیت کی طرف جھکاؤ اور اخلاقیات اور خوفِ خدا سے بیگانگی ہے۔

حضور نے فرمایا دنیا کو خدا کی طرف واپس لاکر ہلاکتوں سے بچانے کی ذمہ دار صرف ایک جماعت ہے اور وہ ہے جماعت احمدیہ۔ اگر یہ ذریعہ ناکام رہا تو پھر دنیا کا تباہ ہونا لازمی ہے اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو جماعت احمدیہ پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے حضور نے فرمایا اسی کے زیر اثر میں احباب جماعت کو داعی الی اللہ بننے کی تحریک کر رہا ہوں۔ احباب جماعت بلاشبہ پورے یقین کے ساتھ دنیا کو یہ ضمانت دے سکتے ہیں کہ اگر دنیا خدائی آواز پر کان دھرے گی تو وہ ہلاکت سے بچ جائے گی۔ اس لئے ہر بچے بڑے بوڑھے پر جوان احمدی کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ داعی الی اللہ بنے۔ تبلیغ میں لگا رہے۔

دوسرے یہ کہ بھرپور طور پر دعا سے کام لے حضور نے فرمایا فوری طور پر پوری سنجیدگی کے ساتھ پانچوں نمازوں میں ہر احمدی یہ دعا کرنا خود پہ لازم کرلے کہ اے اللہ دنیا کو توفیق دے کہ وہ تیرے پیغام کو قبول کرنے والے ہوں اور ہر احمدی جو نیا بنے وہ بھی داعی الی اللہ ہو۔ حضور نے فرمایا جب ساری جماعت اس طرح سے دعائیں شروع کرے گی تو دیکھتے ہی دیکھتے انقلاب رونما ہونے لگے گا۔ اس لئے دعاؤں پہ بہت زور دیں۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے نویں مرحلہ میں ۱۰ مارچ ۸۳ء تک توسیع

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ چندہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ۱۰ مارچ ۱۹۸۳ء تک ربوہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں وصول ہونے والی رقوم نویں مرحلہ میں شمار ہونگی۔

عہدیداران اور احباب جماعت اپنے وعدہ کے ۱۵/۹ حصہ کی ادائیگی اس سے قبل فرمادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ربوہ میں بک بینک کا قیام

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن ربوہ کے زیر انتظام ایک بک بینک کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ امتحانات میں کامیاب ہونے والے تمام طلباء سے گذارش ہے کہ اپنی پرانی کتب خلافت لائبریری ربوہ میں مکرم حبیب الرحمٰن صاحب زیروی کے پاس جمع کروادیں۔ شکریہ۔

(ملک محمود احمد ناصر نائب صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن ربوہ)

درخواستِ دعا

• مکرم محمود احمد صاحب صدیقی ربوہ کو ایک حادثہ میں دائیں پاؤں پہ چوٹ آئی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد کامل صحت عطا کرے۔ آمین۔

(شیخ عبدالماجد کاتب الفضل۔ ربوہ)

انشاء اللہ العزیز
حضرت نظام جان کے فرزند و جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ چوک دلتہ زید کا
جو مستقل طور پر کام کر رہا ہے
میں ۱۵ مارچ کو حاضر ہوں گے
مینجر: مشہور دواخانہ چوک دلتہ زید کا
نارووال مریدکے روڈ ضلع سیالکوٹ

معجون مقوی دماغ
مکمل کورس -/۳۶ ؛ حکیم قاضی نذر محمد
قاضی دواخانہ چک چٹھہ رجسٹرڈ
حافظ آباد گوجرانوالہ

سیل شروع ہے
پرانی ربوہ میں مشہور کپڑے کی دوکان
اونی، سوتی و ریشمی کپڑے کا مرکز
بہمراہ نئے ورائٹی
خریدنے کے لیے تشریف لائیں۔
بھٹی چیپ سٹور
رحمت بازار۔ ربوہ
پروپرائٹر: منور احمد بھٹی